مغربی پاکستان عائلی عدالتیں (فیملی کورٹس) ایکٹ، ۱۹۶۴ء

مندرجات

۱۔ مختصر عنوان، دائرہ کار اور آغاز نفاذ۔

۲۔ تعریفات۔

۳۔ عائلی عدالتوں کا قیام۔

۴۔ ججز کی اہلیت ۔

۵۔ دائرہ اختیار۔

۶۔ جائے سماعت۔

۷۔ مقدمات دائر کرنا۔

۸۔ مدعا علیہان کو اطلاع دینا۔

۹۔ تحریری بیان۔

۱۰۔ قبل از سماعت مقدمہ کارروائیاں۔

۱۱۔ شہادت کی قلمبندی۔

۱۲۔ اختتام سماعت۔

۱۲ اے۔ مخصوص مقدمات کام۔

۱۳۔ ڈگریوں پر عمل درآمد۔

۱۴۔ اپیلیں۔

۱۵۔ عائلی عدالتوں کا گواہان کو طلب کرنے کا اختیار۔

۱۶۔ عائلی عدالتوں کی توہین۔

۱۷۔ قانونِ شہادت کی دفعات اور مجموعہ ضابطہ دیوانی کا لاگو نہ ہونا۔

۱۷ الف۔ نان ونوقہ کے لیے حکم عارضی۔

۱۷ب۔ کمیشن جاری کرنے کے لیے عدالتی اختیار:۔

۱۸۔ ایجنٹوں کے ذریعے حاضری:۔

۱۹۔ کورٹ فیس۔

۲۰۔ عائلی عدالت کا بطور عدالتی مجسٹریٹ اختیارات کا استعمال۔

۲۱۔ مسلم عائلی قوانین آرڈیننس، ۱۹۶۱ء کے احکامات متاثر نہیں ہوں گے۔

۲۲۔ عائلی عدالت کے حکم امتناعی جاری کرنے کی ممانعت۔

۲۳۔ مسلم عائلی قوانین آرڈیننس، ۱۹۶۱ء کے تحت رجسٹر ہونے والی شادیوں کے قانونی ہونے پر عائلی عدالتوں کا معترض نہ ہونا۔

۲۴۔ عائلی عدالتوں کا یونین کونسلوں کو مسلمانوں کے عائلی قوانین کے آرڈیننس، ۱۹۶۱ء کے تحت رجسٹر نہ ہونے والے کیسز کی اطلاع کرنا۔

۲۵۔ سرپرستوں اور نابالغان کے ایکٹ، ۱۸۹۰ء کے مقاصد کے لیے عائلی عدالت کا ڈسٹرکٹ کورٹ متصور ہونا۔

۲۵اے۔ مقدمات کی منتقلی۔

۲۵بی۔ ہائی کورٹ اور ڈسٹرکٹ کورٹ کی جانب سے کارروائیوں کا التواء۔

۲۶۔ قواعد وضع کرنے کا اختیار۔

شیڈول

[1] مغربی پاکستان عائلی عدالتیں ایکٹ، ۱۹۶۴ء

(نمبر ۳۵، بابت ۱۹۶۴ء)

[۱۸ جولائی، ۱۹۶۴ء]

عائلی عدالتوں کے قیام کا اہتمام کرنے کے لیے ایکٹ

چونکہ یہ قرین مصلحت ہے کہ شادی اور خاندانی معاملات سے متعلق تنازعات کے فوری حل اور تصفیہ اور ان سے منسلک معاملات کے لیے عائلی عدالتوں کے قیام کا اہتمام کیا جائے؛

بذریعہ ہذا حسب ذیل قانون وضع کیا جاتا ہے:۔

۱۔ **مختصر عنوان، دائرہ کار اور آغاز نفاذ:۔** (۱) یہ ایکٹ [2][* * * * * *] عائلی عدالتیں ایکٹ ۱۹۶۴ء کہلائے گا۔

(۲) اس کا نفاذ پورے [3][پاکستان] پر ہوگا۔

۱۔ اغراض ومقاصد اور وجوہات کی تفصیل کے لیے دیکھئے مغربی پاکستان گزٹ (غیر معمولی) جو مورخہ ۶ اپریل، ۱۹۶۴ء کو، صفحات ۱۱۵۳۔ پی، تا ۱۱۵۵۔ ڈبلیو۔ یہ ایکٹ ۳۰ جون، ۱۹۶۴ء کو مغربی پاکستان اسمبلی سے پاس ہوا؛ گورنر مغربی پاکستان نے ۱۴ جولائی، ۱۹۶۴ء کو اسے منظور کیا؛ اور، مورخہ ۱۸ جولائی ۱۹۶۴ء کو مغربی پاکستان گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات ۲۴۲۷ تا ۲۴۳۴ شائع ہوا۔

۲۔ ایکٹ، نمبر ۱۰ بابت ۱۹۹۶ء، کی سیکشن ۲ کی رو سے حذف کیا گیا۔

۳۔ صدارتی فرمان نمبر ۴ مجریہ ۱۹۷۵ء کی رو سے الفاظ ''مغربی پاکستان علاوہ ازیں قبائلی علاقہ جات'' تبدیل کر دیے گئے۔

(۳) اس کا نفاذ اس علاقے یا ان علاقوں میں اور اس تاریخ یا ان تاریخوں کو ہوگا جنہیں حکومت سرکاری گزٹ میں نوٹیفکیشن کے ذریعے اس سلسلہ میں متعین کرے گی۔

[1][(۴) اس ایکٹ میں درج کچھ بھی مذکور ہو، سرپرستوں اور نابالغوں کے ایکٹ، ۱۸۹۰ء کے تحت کسی ایسے مقدمے یا درخواست پر لاگو ہوگا جو کسی بھی عدالت میں اس ایکٹ کے لاگو ہونے سے فوری پہلے کارروائی یا سماعت کے لیے زیرِغور ہو، اور ایسے تمام مقدمات اور درخواستوں کی سماعت اور اُن کو نمٹایا جائے گا جیسے اس ایکٹ کا نفاذ نہ ہوا ہو۔

(۵) سرپرستوں اور نابالغوں کے ایکٹ، ۱۸۹۰ء کے تحت درج کوئی مقدمہ یا درخواست جو اس ایکٹ کے لاگو ہونے سے پہلے کسی بھی دوسری عدالت میں کارروائی یا سماعت کے لیے زیرِغور تھی، اور جسے محض اس بنیاد پر خارج کیا گیا تھا کہ ایسے مقدمات کی سماعت اس ایکٹ کے تحت قائم کی گئی، عائلی عدالتوں میں کی جائے گی، ایسی عدالت، کسی بھی قانون میں اس کے برعکس کچھ بھی درج ہونے کے باوجود، اس مقدمے یا درخواست کے کسی بھی فریق کی جانب سے اس سلسلے میں پٹیشن (عرضی) دائر کرنے پر کارروائی اور سماعت اسی مرحلہ سے کرے گی جس پر وہ مقدمہ یا درخواست خارج کیے جانے کے وقت پہنچ چکی تھی۔]

۲۔ تعریفات:۔ [2][(۱)] بجز اس کے کہ سیاق وسباق سے کچھ اور ظاہر ہو، اس ایکٹ میں مندرجہ ذیل اصطلاحات کے وہی معانی ہوں گے جو انھیں بالترتیب دیئے گئے ہیں، یعنی۔

(الف) ''ثالثی کونسل'' اور ''چیئرمین'' کے وہی معانی ہوں گے جو انھیں مسلم عائلی قوانین کے آرڈیننس، ۱۹۶۱ء میں بالترتیب دیئے گئے ہیں؛

(ب) ''عائلی عدالت'' سے اس ایکٹ کے تحت تشکیل دی گئی عدالت مراد ہے؛

(ج) ''حکومت'' سے [3][صوبائی حکومت] مراد ہے

۱۔ مغربی پاکستان عدالتوں کا آرڈیننس، ۱۹۶۶ء (نمبر ۱۰ مجریہ ۱۹۶۶ء) کے ذریعے شامل کیا گیا۔

۲۔ بحوالہ عین ماقبل کی رو سے سیکشن ۲ کو اُس سیکشن کی بطور ذیلی سیکشن (۱) نمبر دیا گیا؛ اور نئی ذیلی سیکشن (۲) کا اضافہ کیا گیا۔

۳۔ صدارتی فرمان نمبر ۴ مجریہ ۱۹۷۵ء، الفاظ ''حکومت مغربی پاکستان'' تبدیل کیے گئے۔

(د) ''فریق'' میں کوئی ایسا شخص شامل ہوگا جس کی حاضری اس تنازعہ کے موزوں فیصلہ کے لیے ضروری سمجھی جائے اور جس کو عائلی عدالت ایسے تنازعہ میں فریق کی حیثیت سے شامل کرے؛

(ہ) ''مجوزہ'' سے مراد اس ایکٹ کے تحت وضع کردہ قواعد کے ذریعے مجوزہ ہے۔

[1][(۲) وہ الفاظ اور اصطلاحات جو اس ایکٹ میں استعمال ہوئے ہیں لیکن ان کی وضاحت نہیں کی گئی، ان کے وہی معانی ہوں گے جو مجموعہ ضابطہ فوجداری، ۱۹۰۸ء میں انہیں بالترتیب دیئے گئے ہیں۔]

[2][۳۔ **عائلی عدالتوں کا قیام:۔** (۱) حکومت ہر ضلع یا ایسے کسی دیگر مقام یا مقامات پر، جیسے یہ ضروری سمجھے، ایک یا ایک سے زیادہ عائلی عدالتیں قائم کرے گی اور ایسی ہر عدالت کے لیے جج مقرر کرے گی:

مگر شرط یہ ہے کہ ہر ضلع کی کم سے کم ایک عائلی عدالت کی صدارت خاتون جج کرے گی جس کا تقرر چھ ماہ کی مدت کے اندر یا ایسی مدت میں کیا جائے گا جیسا کہ وفاقی حکومت، صوبائی حکومت کی درخواست پر مقررہ مدت میں توسیع کرے۔

(۲) کسی خاتون جج کو ایک سے زیادہ اضلاع کے لیے مقرر کیا جا سکے گا اور ایسی صورتوں میں خاتون جج ایسے مقدمات کو نمٹانے کے لیے کسی بھی ضلع میں صوبائی حکومت کے مختص کردہ مقام یا مقامات پر عدالتی امور انجام دے سکے گی۔

(۳) حکومت ہائی کورٹ کی منظوری سے جدول کی ترمیم کر سکے گی تاکہ اس کے اندر کسی بھی اندراج کی تبدیلی، حذف یا اضافہ کیا جا سکے گا۔]

[3][۴۔ **ججز کی اہلیت:۔** کسی بھی شخص کو اس وقت تک عائلی عدالت کا جج مقرر نہیں کیا جائے گا تاوقتیکہ [2][یا بطور تقرری کا اہل نہیں ہوگا۔ وہ ڈسٹرکٹ جج، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج، [4][سول جج یا دستور العمل دیوانی، ریاست قلات کے تحت قاضی] نہ ہو، یا نہ رہا ہو۔

۱۔ مغربی پاکستان آرڈیننس، ۱۹۶۶ء (نمبر ۱۰ مجریہ ۱۹۶۶ء) کی رو سے سیکشن ۲ کو اس سیکشن کی بطور ذیلی سیکشن (۱) نمبر دیا گیا اور نئی ذیلی سیکشن (۲) کا اضافہ کر دیا گیا۔

۲۔ ایکٹ نمبر ۲۱ بابت ۱۹۹۴ء کی دفعات ۲ اور ۳ کو تبدیل اور شامل کیا گیا۔

۳۔ مشرقی پاکستان آرڈیننس نمبر ۱۰ مجریہ ۱۹۶۶ء کی رو سے تبدیل کیا گیا۔

۴۔ مشرقی پاکستان ایکٹ نمبر ۱ بابت ۱۹۶۹ء کی رو سے الفاظ ''سول جج'' تبدیل کئے گئے۔

۵۔ دائرہ اختیار:۔ [1][(۱)] مسلم عائلی قوانین کے آرڈیننس، ۱۹۶۱ء اور مصالحتی عدالتوں کے آرڈیننس، ۱۹۶۱ء کی دفعات کے تحت عائلی عدالتوں کو بلاشرکت غیرے اختیار حاصل ہوگا کہ وہ [1][شیڈول کے حصہ اوّل] میں بیان کردہ معاملات زیرغور لائیں، ان کی سماعت کریں اور ان کا فیصلہ کریں۔

[2][(۲) مجموعہ ضابطہ فوجداری، ۱۸۹۸ء (ایکٹ ۵ بابت ۱۸۹۸ء) میں شامل کسی امر کے باوجود، عائلی عدالت کو اختیار ہوگا کہ وہ اس شیڈول کا حصہ دوم میں بیان کردہ جرائم کی سماعت کرے جہاں میاں بیوی میں سے کوئی ایک اس جرم کا متاثرہ فریق ہو جو دوسرے نے کیا ہو۔

(۳) ہائی کورٹ حکومت کی منظوری کے ساتھ کسی اندراج میں اضافہ، حذف یا تبدیلی کے ذریعے شیڈول میں ترمیم کرسکے گی۔]

۶۔ جائے سماعت مقدمہ:۔ عائلی عدالت اس ضمن میں حکومت کے کسی عمومی یا خاص حکم کے تحت [3][اس ضلع یا علاقہ کے لیے اسے قائم کیا گیا ہو] کے اندر ایسی یا جگہوں پر سماعت کرسکے گی جو ڈسٹرکٹ جج کی جانب سے مخصوص کردہ ہوں۔

۷۔ مقدمات دائر کرنا:۔ (۱) عائلی عدالت میں ہر مقدمہ عرضی دعویٰ پیش کرکے یا کسی دیگر مجوزہ انداز سے اور کسی ایسی عدالت میں دائر کیا جائے گا جیسا کہ صراحت کردی گئی ہو۔

(۲) عرضی دعویٰ تنازعہ سے متعلق تمام [4][ضروری] حقائق اور شیڈول پر مشتمل ہوگا جس میں عرضی دعویٰ کی حمایت کے ارادے سے پیش کیے جانے والے گواہان کی تعداد، ان کے نام اور پتے درج ہوں گے اور ان حقائق کا مختصر بیان ہوگا جن کی وہ گواہی دیں گے:

۱۔ عائلی عدالتوں (ترمیم) کا آرڈیننس، ۲۰۰۲ء (نمبر ۵۵ مجریہ ۲۰۰۲ء) کی سیکشن ۲ کی رو سے دوبارہ نمبر دیا گیا اور تبدیل کیا گیا۔

۲۔ بحوالہ عین ماقبل کی سیکشن ۲ کی رو سے اضافہ کیا گیا۔

۳۔ مغربی پاکستان عائلی عدالتوں (ترمیم) کا آرڈیننس، ۱۹۶۶ء (نمبر ۱۰ مجریہ ۱۹۶۶ء)، کی رو سے لفظ ''اضلاع'' کو بدل دیا گیا۔

۴۔ آرڈیننس نمبر ۱۰ مجریہ ۱۹۶۶ کی رو سے شامل کیا گیا۔

[1][مگر شرط یہ ہے کہ تنسیخ نکاح کا عرضی دعویٰ ان تمام دعووں پر مشتمل ہوسکتا ہے جو کہ جہیز، نان، حق مہر، بیوی کی ذاتی جائیداد اور مال واسباب، بچوں کی تحویل اور والدین کی اپنے بچوں سے ملاقات کے حقوق سے متعلق ہوں۔]

[1][مزید] شرط یہ ہے کہ فریقین بعد میں کسی بھی مرحلہ پر عدالت کی اجازت سے کسی بھی گواہ کو طلب کر سکتے ہیں بشرطیکہ عدالت ایسی گواہی کو مفاد انصاف کے لیے ضروری سمجھے۔

[2][(۳) (i) اگر کوئی مدعی اپنی تحویل واختیار میں موجود کسی دستاویز کی بنیاد پر مقدمہ دائر کرے یا اس دستاویز پر انحصار کرے تو وہ عرضی پیش کرتے وقت اس دستاویز کو عدالت میں پیش کرے گا اور اسی وقت عرضی کے ساتھ دائر کرنے کے لیے دستاویزات یا اس کی نقل فراہم کرے گا۔

(ii) اگر وہ اپنے دعویٰ کے حق میں شہادت کے طور پر ایسی دستاویز پر انحصار کرے جو اس کی تحویل یا اختیار میں نہ ہو تو وہ ان دستاویزت کی ایک فہرست کو عرضی دعویٰ کے ساتھ نتھی کرے گا اور [1][عرضی دعویٰ میں ان دستاویزات کی اس دعویٰ کے ساتھ مطابقت کی وجوہات بھی درج کرے گا۔]

(۴) مدعا علیہ کو عرضی دعویٰ کی نقول فراہم کرنے کے لیے مقدمہ میں مدعا علیہان کی تعداد کے برابر عرضی دعویٰ کی نقول بشمول ذیلی سیکشن (۳) میں درج دستاویزات کی فہرستوں اور شیڈول کی نقول اس کے ہمراہ ہوں گی۔

[۸۔ مدعا علیہان کو اطلاع دینا:۔ (۱) کسی عائلی عدالت میں عرضی دائر کیے جانے پر وہ عدالت:

(الف) مدعا علیہ کی پیشی کے لیے تیس دن کے اندر کی کوئی تاریخ [3][* * *] مقرر [3][کرے گی]؛

(بی) مدعا علیہ کو سمن جاری کرے گی کہ وہ سمن میں مصرحہ تاریخ پر حاضر ہو؛

۱۔ آرڈیننس،۲۰۰۲ء (نمبر ۵۵ مجریہ ۲۰۰۲ء) کی دفعات ۳ تا ۴ کی رو سے شامل، اضافہ اور تبدیل کیا گیا۔

۲۔ مغربی پاکستان ایکٹ،۱۹۶۹ء (ابابت ۱۹۶۹ء) کی رو سے تبدیل کیا گیا۔

۳۔ آرڈیننس،۲۰۰۲ء (نمبر ۵۵ مجریہ ۲۰۰۲ء) کی دفعات ۳ تا ۴ کی رو سے شامل، اضافہ اور تبدیل کیا گیا۔

[1][(ج) درخواست دائر کرنے کے تین دن کے اندر ہر مدعا علیہ کو رجسٹرڈ پوسٹ، مقررہ رسید وصولی ڈاک، [2][کوریئر سروس کے لیے یا دونوں کے ذریعے مقدمہ کا نوٹس بھیجے گی اور اس کے ساتھ عرضی دعویٰ کی نقل، سیکشن ۷ کے ذیلی سیکشن (۲) میں درج شیڈول کی نقل اور مذکورہ سیکشن کے ذیلی سیکشن (۳) میں درج دستاویزات کی نقول اور ان دستاویزات کی فہرست بھی بھیجے گی]۔

(۲) ذیلی سیکشن (۱) کی شق (ب) کے تحت جاری ہونے والے ہر سمن کی عرضی دعویٰ کی ایک نقل، سیکشن ۷ کی ذیلی سیکشن (۲) میں بیان کردہ جدول کی ایک نقل، اور مذکورہ کی ذیلی سیکشن (۳) میں بیان کردہ دستاویزات کی نقول اور درج دستاویزات کی فہرست کے ساتھ ہوں گی۔

(۳) [حذف کیا گیا بذریعہ پی پی آرڈیننس ۲۴ (نمبر ۲۴ مجریہ ۱۹۷۱ء]۔

(۴) عرضی دعویٰ اور اس کے ساتھ منسلکہ دستاویزات کی تعمیل ذیلی دفعہ (۱) کی شق (ب) یا شق (ج) میں فراہم کردہ طریقے سے مدعا علیہ پر عرضی دعویٰ کی مقررہ تعمیل متصور کی جائے گی۔

(۵) ذیلی سیکشن (۱) کی شق (ج) کے تحت ہر نوٹس اور اس کے منسلکہ دستاویزات مدعی کے خرچ پر فراہم کیے جائیں گے۔ ان کے ڈاک اخراجات مدعی کی جانب سے عرضی دعویٰ دائر کرتے وقت ادا کئے جائیں گے۔

(۶) ذیلی دفعہ (۱) کی شق (ب) کے تحت جاری کردہ سمن مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء کے حکم پانچ کے قاعدہ ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، [3][۲۰]، ۲۱، ۲۳، ۲۴، ۲۶، ۲۷، ۲۸، اور ۲۹ میں بیان کردہ طریقہ کار میں فراہم کیا جائے گا۔ مذکورہ سمنز کے اخراجات کا تعین کیا جائے گا اور مجموعہ ضابطہ دیوانی، ۱۹۰۸ء کے تحت جاری کردہ سمن کے طور پر ادائیگی کی جائے گی۔

وضاحت:۔ [حذف کردہ بذریعہ پی پی آرڈیننس نمبر ۲۴ مجریہ ۱۹۷۱ء]

۱۔ آرڈیننس نمبر ۲۴ مجریہ ۱۹۷۱ء کی رو سے تبدیل کیا گیا۔

۲۔ آرڈیننس، ۲۰۰۲ء (نمبر ۵۵ مجریہ ۲۰۰۲ء) کی دفعات ۳ تا ۴ کی رو سے شامل، اضافہ اور تبدیل کیا گیا۔

۳۔ آرڈیننس، ۲۰۰۲ء (نمبر ۵۵ مجریہ ۲۰۰۲ء) کی سیکشنز ۴ تا ۵ کی رو سے شامل اور تبدیل کی گئیں۔

[۱] [۹۔ **تحریری بیان:۔** (۱) سیکشن ۸ کی ذیلی سیکشن (۱) کی شق (الف) کے تحت مقرر کردہ تاریخ پر مدعی اور مدعا علیہ عائلی عدالت کے سامنے پیش ہوں گے اور مدعا علیہ اپنا تحریری بیان، جمع کروائے گا اور اس کے ساتھ گواہوں کی فہرست اور شہادت کا خلاصہ جو ہر گواہ نے دینا قرین قیاس ہو، جمع کروائے گا،

[۲] [(۱ الف) اگر ازدواجی حقوق کی بحالی (حق زن آشوئی) کے لیے پہلے سے کوئی مقدمہ زیر سماعت نہ ہو تو مدعا علیہ شوہر تنسیخ نکاح یا نان نفقہ کے مقدمہ کے تحریری بیان اور ازدواجی حقوق کی بحالی کا دعویٰ کرسکتا ہے اور اس کو ایک ہی عرضی تصور کیا جائے گا اور اس کے لیے کوئی علیحدہ مقدمہ دائر نہ کیا جائے گا۔

(۱ ب) ازدواجی حقوق کی بحالی (حق زن آشوئی) کے مقدمہ کے تحریری بیان میں مدعا علیہ بیوی خلع سمیت تنسیخ نکاح کا دعویٰ کرسکتی ہے اور اس دعویٰ کو ایک عرضی تصور کیا جائے گا اور اس کے لیے کوئی علیحدہ مقدمہ دائر نہ کیا جائے گا:

مگر شرط یہ ہے کہ سیکشن ۱۰ کے ذیلی سیکشن (۴) کا فقرہ شرطیہ اس صورت میں لاگو ہوگا جہاں خلع کی بنیاد پر تنسیخ نکاح کا حکم جاری کیا جانا ہو۔]

(۲) اگر مدعا علیہ اپنی تحویل یا اختیار میں موجود دستاویز پر انحصار کرتا ہے تو وہ یہ دستاویز یا اس کی نقل تحریری بیان کے سات عدالت میں پیش کرے گا۔

(۳) جب وہ کسی ایسی دیگر دستاویز پر انحصار کرے جو اس کی تحویل یا اختیار میں تحریری بیان کی تائید میں شہادت کے طور پر نہ ہو تو وہ ایسی دستاویز کو اس فہرست میں شامل کرے گا جسے تحریری بیان کے ساتھ لف کیا جانا ہے [۲] [جس میں وہ تحریری بیان کے دفاع میں ان دستاویزات کے متعلقہ ہونے کی وجوہات بیان کرے گا]۔

۱۔ ایکٹ، ۱۹۶۹ء (ا بابت ۱۹۶۹ء) کی رو سے تبدیل کیا گیا۔

۲۔ آرڈیننس، ۲۰۰۲ء (نمبر ۵۵ مجریہ ۲۰۰۲ء) کی سیکشنز ۴ تا ۵ کی رو سے شامل اور تبدیل کی گئیں۔

(۴) ذیلی سیکشن (۱) میں حوالہ دیئے گئے تحریری بیان کی نقول، گواہوں کی فہرست اور ثبوت کا خلاصہ اور ذیلی سیکشن (۲) میں حوالہ دی گئی دستاویزات عدالت میں موجود مدعا علیہ، اس کے ایجنٹ یا وکیل کو دی جائیں گی۔

(۵) اگر مدعا علیہ عائلی عدالت کی طرف سے مقرر کردہ تاریخ پر حاضر ہونے میں ناکام رہے، تو۔۔

(الف) اگر یہ ثابت ہو جائے کہ مدعا علیہ کو باقاعدہ طور پر سمن یا نوٹس بھیجا گیا تھا تو عائلی عدالت یکطرفہ فیصلہ کر سکے گی؛ مگر شرط یہ ہے کہ جہاں عائلی عدالت نے مقدمے کی یکطرفہ سماعت ملتوی کر دی ہو، اور مدعا علیہ اس سماعت کے وقت یا اس سے پہلے پیش ہو جائے اور اپنی سابقہ غیر حاضری کی معقول وجہ بیان کر دے، تو عائلی عدالت کی ہدایت کردہ شرائط پر مقدمہ کے جواب میں اس کی شنوائی اسی طرح ہو گی جیسا کہ وہ اپنی حاضری کے مقررہ دن پیش ہوا ہو؛ اور

(ب) اگر یہ ثابت نہ ہو کہ سیکشن ۸ کے ذیلی سیکشن ۴ کے مطابق مدعا علیہ کو باقاعدہ نوٹس بھیجا گیا تھا تو عائلی عدالت مدعا علیہ کو نئے سمن اور نوٹس جاری کرے گی اور انھیں اسی طرح بجھوائے گی جیسا کہ سیکشن ۸ کے ذیلی سیکشن (۱) کی شق (ب) اور (ج) میں بیان کیا گیا ہے۔

(۶) اس ایکٹ کے تحت اگر کسی مقدمے میں مدعا علیہ کے خلاف یکطرفہ فیصلہ صادر کر دیا جائے تو وہ [1][ذیلی سیکشن (۷) کے تحت ڈگری جاری کئے جانے کے نوٹس کی تعمیل کے تیس دن] کے اندر ڈگری جاری کرنے والی عائلی عدالت کو اس کی تنسیخ کا حکم جاری کرنے کے لیے درخواست دے سکے گا، اور اگر وہ عائلی عدالت کو اس بات پر مطمئن کر دے کہ اسے باقاعدہ طور پر نوٹس نہیں پہنچایا گیا تھا یا وہ سماعت مقدمے یا سماعت کے لیے طلبی کے وقت کسی معقول وجہ سے پیش نہ ہو سکا تھا تو عائلی عدالت مدعی کو نوٹس بھیجنے کے بعد، اور اخراجات سے متعلق ایسی شرائط کی بنیاد پر جنھیں وہ موزوں سمجھے، اس کے خلاف جاری کی گئی ڈگری منسوخ کرنے کا حکم دے گی اور مقدمہ کی کارروائی کے لیے کوئی دن مقرر کرے گی؛

مگر شرط یہ ہے کہ جہاں ڈگری کی نوعیت ایسی ہو کہ اسے صرف ایسے مدعا علیہ کے لیے منسوخ نہ کیا جا سکتا ہو تو عدالت اسے دیگر مدعا علیہان میں سے کسی ایک یا تمام کے لئے منسوخ کر سکے گی۔

۱۔ آرڈیننس، ۲۰۰۲ء (نمبر ۵۵ مجریہ ۲۰۰۲ء) کی سیکشن ۵ کی رو سے تبدیل اور اضافہ کیا گیا۔

[1][(۷) عائلی عدالت کی جانب سے ذیلی سیکشن (۶) میں حوالہ دی گئی یکطرفہ ڈگری جاری کئے جانے کا نوٹس اس کی ایک مصدقہ نقل کے ہمراہ، ڈگری جاری کئے جانے کے تین دن کے اندر تعمیل کنندہ یا رجسٹرڈ ڈاک مقررہ رسید وصولی ڈاک یا کوریئر سروس یا کسی ایسے دیگر ذریعہ یا طریقہ سے، جیسے وہ مناسب سمجھے، مدعا علیہ کو ارسال کی جائیں گی۔

(۸) ذیلی سیکشن (۷) میں درج طریقِ کار کے مطابق نوٹس اور اس کے منسلکہ دستاویزات کی تعمیل، مدعا علیہ کو نوٹس اور ڈگری کی باضابطہ تعمیل متصور ہو گی۔]

۱۰۔ قبل از سماعت مقدمہ کارروائیاں:۔ [2][(۱) جب تحریری بیان جمع ہو جائے تو عدالت قبل از سماعت مقدمہ سماعت کے لیے ایک نزدیک کی تاریخ مقرر کرے گی۔]

(۲) اس طرح مقرر کردہ تاریخ پر عدالت عرضی دعویٰ تحریری بیان (اگر کوئی ہو)، اور شہادت کا خلاصہ اور فریقین کی جانب سے جمع کرائی گئی دستاویزات کا جائزہ لے گی اور اگر مناسب سمجھے تو فریقین اور ان کے وکیل کا موقف بھی سنے گی۔

(۳) عائلی عدالت قبل از سماعت مقدمہ کے مرحلہ پر فریقین کے تنازعہ کے اہم نکات کا جائزہ لے گی اور ان فریقین کے مابین، اگر یہ ممکن ہو، اس ضمن میں مصالحت یا تصفیہ کی کوشش کرے گی۔]

(۴) اگر مصلحت یا تصفیہ ممکن نہ ہو تو عائلی عدالت، مقدمے میں تنازعے کے اہم نکات مرتب کرے گی اور فریقین کی شہادت [3][قلمبند] کرنے کے لیے تاریخ مقرر کرے گی [4][:]۔

[4][مگر شرط یہ ہے کہ کسی بھی عدالت یا ٹربیونل کے کسی بھی فیصلے یا عدالتی حکم کے باوجود، تنسیخ نکاح کے مقدمے میں اگر مصالحت نہ ہو سکے تو عائلی عدالت فوری طور پر تنسیخ نکاح کی ڈگری جاری کر دے گی اور، خلع کے ذریعے تنسیخ نکاح کی صورت میں عدالت نکاح کے وقت نکاح کے عوض بیوی کی جانب سے لیا گیا حق مہر شوہر کو واپس لینے کا حق بھی بحال کر دے گی؛]

۱۔ آرڈیننس، ۲۰۰۲ء (نمبر ۵۵ مجریہ ۲۰۰۲ء) کی سیکشن ۵ کی رو سے تبدیل اور شامل کیا گیا۔

۲۔ مغربی پاکستان ایکٹ، ۱۹۶۹ء (نمبر ۱ بابت ۱۹۶۹ء) کی رو سے تبدیل کر دیا گیا۔

۳۔ بحوالہ عین ماقبل کی رو سے الفاظ ''کی سماعت'' تبدیل کر دیے جائیں گے۔

۴۔ آرڈیننس، ۲۰۰۲ء (نمبر ۵۵ مجریہ ۲۰۰۲ء) کی سیکشن ۶ کی رو سے تبدیل اور اضافہ کیا گیا گیا۔

۱۱۔ شہادت کی قلمبندی:۔ (۱) [1][شہادت قلمبند کرنے] کے لیے مقرر کردہ تاریخ پر عائلی عدالت اس ترتیب سے جسے یہ مناسب سمجھے فریقین کی جانب سے پیش کئے گئے گواہان سے پوچھ گچھ کرے گی۔

(۲) عدالت اس وقت تک کسی گواہ کی پیشی کے سمن جاری نہیں کرے گی تاوقتیکہ وضع تنقیحات کے تین دن کے اندر کوئی فریق، عدالت کو مطلع نہ کردے کہ وہ عدالت کے ذریعے کوئی گواہ طلب کروانا چاہتا ہے اور عدالت مطمئن نہ ہو جائے کہ اس طریق کے لیے گواہ کو پیش کرنا ناممکن یا ناقابل عمل ہے۔

[2][(۳) گواہان اپنی شہادت اپنے الفاظ میں دیں گے:

مگر شرط یہ ہے کہ فریقین یا ان کے وکیل گواہان سے مزید پوچھ گچھ کرسکیں گے۔ جرح کر یا دوبارہ پوچھ گچھ کرسکیں گے۔

مزید شرط یہ ہے کہ عائلی عدالت کسی ایسے سوال سے منع کرسکے گی جسے وہ نازیبا، رسواکن یا فضول سمجھے یا اسے لگے کہ اس کا مقصد کسی کی ہتک کرنا یا اسے برہم کرنا یا بلاضرورت اشتعال دلانا ہے۔]

[3][(۳ الف) اگر عائلی عدالت مناسب سمجھے تو کسی بھی ایسے نکتے کی وضاحت کے لیے، جسے وہ مقدمے کے لیے اہم سمجھے، کسی گواہ سے کوئی بھی سوال پوچھ سکے گی۔

(۴) عائلی عدالت کسی گواہ کو بذریعہ بیان حلفی شہادت دینے کی اجازت دے سکے گی۔

مگر شرط یہ ہے کہ اگر عدالت موزوں سمجھے تو ذیلی سیکشن (۳) کے مطابق اس گواہ کو پوچھ گچھ کے لئے طلب کرسکے گی۔

۱۲۔ اختتام سماعت:۔ (۱) دونوں جانب سے شہادتیں مکمل ہونے کے بعد، عائلی عدالت [4][پندرہ دن تک کے عرصہ کی مدت کے اندر] فریقین میں سمجھوتہ یا مصالحت کرانے کی ایک اور کوشش کرے گی۔

۱۔ مشرقی پاکستان ایکٹ نمبر ۱ بابت ۱۹۶۹ء کی رو سے الفاظ ''سماعت شہادت'' تبدیل کردیے جائیں گے۔

۲۔ ایکٹ نمبر ۱ بابت ۱۹۶۹ء کی رو سے تبدیل کیا گیا۔

۳۔ بحوالہ عین ماقبل کی رو سے اضافہ کیا گیا۔

۴۔ آرڈیننس، ۲۰۰۲ء (نمبر ۵۵ مجریہ ۲۰۰۲ء) کی سیکشن ۷ کی رو سے تبدیل اور شامل کیا گیا۔

(۲) اگر ایسا سمجھوتہ یا مصالحت ممکن نہ ہو تو عائلی عدالت اپنا فیصلہ سنائے گی اور ڈگری جاری کرے گی۔

[1][**۱۲ الف۔ مقدمات کا مخصوص مدت کے اندر نمٹایا جانا:۔** عائلی عدالت کوئی بھی مقدمہ بشمول تنسیخ نکاح کا مقدمہ، مقدمہ دائر کرنے کی تاریخ سے چھ ماہ کے اندر نمٹائے گی:

مگر شرط یہ ہے کہ کوئی مقدمہ چھ ماہ کے اندر نہ نمٹائے جانے کی صورت میں کسی بھی فریق کو ضروری ہدایات کے لیے، ہائی کورٹ موزوں سمجھے، ہائی کورٹ کو درخواست دینے کا حق حاصل ہوگا۔]

۱۳۔ ڈگریوں پر عمل درآمد:۔ (۱) عائلی عدالت مجوزہ انداز اور طریقہ کار کے مطابق ڈگری جاری کرے گی اور اس کی تفصیلات مجوزہ رجسٹر میں درج کرے گی۔

(۲) اگر ڈگری کی تعمیل میں کوئی رقم یا جائیداد عائلی عدالت کی موجودگی میں دی جائے تو عدالت اس ادائیگی [2][یا] جائیداد کی حوالگی، جو بھی صورت ہو، سے متعلق معلومات مذکورہ بالا رجسٹر میں درج کرے گی۔

(۳) جہاں کوئی ڈگری رقم کی ادائیگی سے متعلق ہو اور زر ڈگری کی ادائیگی عدالت کی مقرر کردہ مدت [1][جو تیس دن سے زیادہ نہ ہو] میں نہ کی جائے تو، اگر عدالت اس طور ہدایت جاری کرے کہ اس کو رقم مالیہ اراضی کے بقایا جات کے طور پر وصول کیا جائے اور وصولی پر ڈگری دار کو ادا کی جائے گی۔

(۴) ڈگری پر عمل درآمد ڈگری جاری کرنے والی عدالت یا ایسی دیگر دیوانی عدالت کرائے گی جسے ڈسٹرکٹ جج عمومی یا خصوصی حکم کے ذریعے ہداہت جاری کرے۔

(۵) اگر عائلی عدالت موزوں سمجھے تو وہ اپنی جاری کردہ کسی ڈگری کے تحت ادا کی جانے والی رقم ایسی اقساط میں ادا کرنے کی ہدایت جاری کر سکے گی جیسا کہ وہ مناسب متصور کرے۔

۱۴۔ اپیلیں:۔ [3][(۱) باوجود اس کے کہ فی الوقت نافذ العمل کسی دیگر قانون میں کچھ بھی درج ہو، کسی عائلی عدالت کا دیا گیا کوئی فیصلہ یا اس کی جاری کردہ ڈگری درج ذیل کو قابل اپیل ہوگی۔

۱۔ آرڈیننس، ۲۰۰۲ء (نمبر ۵۵ مجریہ ۲۰۰۲ء) کی سیکشنز ۸ تا ۹ تبدیل اور شامل کی گئیں۔

۲۔ مشرقی پاکستان آرڈیننس نمبر ۱۰ مجریہ ۱۹۶۶ء کی رو سے الفاظ ''اور'' کو تبدیل کر دیا گیا۔

۳۔ بحوالہ عین ماہ قبل کی رو سے تبدیل کی گئی۔

(الف) ہائی کورٹ میں ، جہاں عائلی عدالت کی صدارت ڈسٹرکٹ جج ، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج یا کوئی ایسا شخص کرتا ہے جسے حکومت کی جانب سے بذریعہ نوٹیفکیشن ڈسٹرکٹ جج یا ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج کا درجہ اور حیثیت دی گئی ہو؛ اور

(ب) کسی بھی دوسری صورت میں، ڈسٹرکٹ کورٹ میں ۔]

(۲) عائلی عدالت کی درج ذیل صورتوں میں جاری کردہ ڈگری پر کوئی اپیل نہ وہ گی ۔

(الف) تنسیخ نکاح کے لیے، ماسوائے ان وجوہات کی بناء پر تنسیخ نکاح کے لیے جنھیں مسلم ازدواج کی تنسیخ کے ایکٹ ۱۹۳۹ کے سیکشن ۲، کے جزو (آٹھ) کی شق (د) میں بیان کیا گیا ہے؛

(ب) حق مہر [۱][یا جہیز] کے لیے جو [۱][تیس ہزار روپے] سے زائد نہ ہو؛

(ج) نان ونفقہ کے لیے جو [۱][ایک ہزار] روپے ماہانہ یا اس سے کم ہو۔

[۱][(۳) کسی عائلی عدالت کے جاری کردہ عبوری حکم کے خلاف کوئی اپیل یا نظر ثانی نہیں ہوگی۔

(۴) ذیلی سیکشن (۱) میں حوالہ دی گئی اپیلیٹ عدالت چار ماہ کے اندر اپیل نمٹائے گی۔]

۱۵۔ عائلی عدالتوں کا گواہان کو طلب کرنے کا اختیار:۔ (۱) عائلی عدالت کسی بھی شخص کو پیش ہونے اور شہادت دینے یا دستاویز پیش کروانے کے لیے سمن جاری کر سکتی ہے:

۱۔ آرڈیننس، ۲۰۰۲ء (نمبر ۵۵ مجریہ ۲۰۰۲ء) کی سیکشنز ۱۰ تا ۱۱ کی رو سے شامل، تبدیل اور اضافہ کیا گیا۔

مگر شرط یہ ہے کہ۔۔۔۔

(الف) کسی ایسے شخص کو عدالت میں ذاتی طور پر حاضر ہونے کا حکم دیا جائے گا جو مجموعہ ضابطہ دیوانی، سیکشن ۱۳۳ کے ذیلی سیکشن (۱) کے تحت عدالت میں ذاتی حیثیت میں حاضری سے مستثنیٰ ہو:

(ب) عائلی عدالت اس صورت میں کسی گواہ کو طلب کرنے یا اُسے پہلے سے جاری سمن پر عملدرآمد سے انکار کرسکتی ہے جب عدالت کی رائے میں گواہ کی حاضری ایسی تاخیر، خرچے یا تکلیف کے بغیر حاصل نہ کی جاسکے گی جو کہ ان حالات میں نامناسب ہو۔

(۲) اگر کوئی شخص جسے عائلی عدالت نے اپنے روبرو حاضر ہونے اور گواہی دینے یا کوئی دستاویز پیش کرنے کے لیے سمن بھیجے ہوں وہ، ایسے سمن کی جان بوجھ کر حکم عدولی کرے تو عائلی عدالت اس حکم عدولی کی اختیار سماعت کر سکے گی اور اس شخص کو وضاحت کا موقع فراہم کرنے کے بعد اسے [1] [ہزار] روپے جرمانہ کی سزا دے سکے گی۔

۱۶۔ عائلی عدالتوں کی توہین۔ کوئی بھی شخص عائلی عدالت کی توہین کا مرتکب ہوگا اگر وہ بنا کسی قانونی عذر کے۔

(الف) عائلی عدالت کی توہین کرے؛ یا

(ب) عائلی عدالت کے کام میں خلل کا باعث بنے؛ یا

[2] [(ب ب) عدالت کے احاطے میں کسی شخص سے بدسلوکی کرے یا بے ہودہ زبان استعمال کرے، ڈرائے دھمکائے یا کسی قسم کی جسمانی طاقت کا استعمال کرے؛ یا]

(ج) عائلی عدالت کی طرف سے پوچھے گئے کسی ایسے سوال کا جواب دینے سے انکار کر دے جس کا جواب دینے کا وہ پابند ہو؛ یا

(د) عائلی عدالت میں سچائی بیان کرنے کے لیے حلف دینے سے یا اپنے دیئے گئے کسی بیان پر دستخط کرنے سے انکار کرے؛

اور عائلی عدالت ایسی توہین پر فوراً اس شخص پر مقدمہ چلا سکے گی اور اسے [1] [دو ہزار] روپے تک کا جرمانہ کر سکے گی۔

۱۔ آرڈیننس، ۲۰۰۲ء (نمبر ۵۵ مجریہ ۲۰۰۲ء) کی سیکشنز ۱۰ تا ۱۱ کی رو سے شامل، تبدیل اور اضافہ کیا گیا۔

۲۔ بحوالہ عین ماقبل کی دفعات ۱۲ تا ۱۳ کی رو سے شامل، تبدیل اور اضافہ کیا گیا۔

۱۷۔ قانونِ شہادت کے احکامات اور مجموعہ ضابطہ دیوانی کا لاگو نہ ہونا:۔ (۱) ما سوائے اس کے کہ اس ایکٹ کے ذریعے یا اس کے تحت واضح طور پر بصورت دیگر کچھ مذکور ہو، [۱] [قانون شہادت، ۱۹۸۴ (فرمان صدر نمبر۔۱۰ بابت ۱۹۸۴)] کے احکامات، اور مجموعہ ضابطہ دیوانی، ۱۹۰۸، [۲] [ماسوائے سیکشن ۱۰ اور ۱۱،] کسی عائلی عدالت کے رُوبُرو [۱] [جدول کے حصہ اول کی نسبت میں] کارروائیوں پر لاگو نہ ہوں گے۔

(۲) حلف نامہ ایکٹ، ۱۸۷۲ء کے سیکشن ۸ تا ۱۱ عائلی عدالتوں کی تمام کارروائیوں پر لاگو ہوں گے۔

[۳] [**۱۷ الف۔ نان نفقہ کے لیے حکم عارضی:۔** (۱) نان ونفقہ کے مقدمہ میں عائلی عدالت مدعا علیہ کی پہلی پیشی پر بیوی یا بچے کے لیے عارضی حکم برائے ماہانہ نان ونفقہ صادر کرے گی، جس کے تحت مدعا علیہ ہر ماہ کی چودہ تاریخ تک نان ونفقہ ادا کرے گا، اس میں ناکامی پر عدالت مدعا علیہ کا جواب دعویٰ خارج کر دے گی اور مقدمہ کا فیصلہ کرے گی۔

۱۔ آرڈیننس، ۲۰۰۲ء (نمبر ۵۵ مجریہ ۲۰۰۲ء) کی سیکشنز ۱۲ تا ۱۳ کی رو سے شامل، تبدیل اور اضافہ کیا گیا۔

۲۔ مغربی پاکستان آرڈیننس نمبر ۱۵ مجریہ ۱۹۶۷ء کی رو سے شامل کیا گیا۔

۳۔ آرڈیننس، ۲۰۰۲ء (نمبر ۵۵ مجریہ ۲۰۰۲ء) کی سیکشنز ۱۴ تا ۱۷ کی رو سے شامل اور تبدیل کیا گیا۔

۱۷ا ب۔ کمیشن جاری کرنے کے لیے عدالتی اختیار:۔ مجوزہ شرائط اور حدود کے تحت، عدالت حسب ذیل کے کمیشن جاری کر سکتی ہے،۔

(الف) کسی شخص سے پوچھ گچھ کرنے کے لیے؛

(ب) مقامی تفتیش کے لیے؛ اور

(ج) کسی جائیداد یا دستاویز کی جانچ پڑتال کے لیے۔]

۱۸۔ ایجنٹوں کے ذریعے حاضری:۔ اس ایکٹ کے تحت اگر گواہ کے علاوہ حاضری کے لیے بلایا جانے والا شخص کوئی پردہ نشین خاتون ہو تو عائلی عدالت اُسے اجازت دے سکے گی کہ کوئی باضابطہ طور پر مجاز ایجنٹ اُس کی نمائندگی کرے۔

[ا]**[۱۹۔ کورٹ فیس:۔** باوجود اس کے کہ عدالتی فیسوں کے ایکٹ، ۱۸۷۰ء (نمبر ۷ بابت ۱۸۷۰ء) میں اس کے برعکس کچھ بھی درج ہو، کسی بھی عرضی دعویٰ یا اپیل کی یادداشت پر ادا کی جانے والی عدالتی فیس اس ایکٹ کے تحت بھی قسم کے مقدمے یا اپیل کے لیے پندرہ روپے ہوگی۔]

[ا]**[۲۰۔ عائلی عدالت کا بطور عدالتی مجسٹریٹ اختیارات کا استعمال:۔** (ا) کسی عائلی عدالت کو مجموعہ ضابطہ فوجداری، ۱۸۹۸ء (نمبر ۵ بابت ۱۸۹۸ء) کے تحت درجہ اوّل کے مجسٹریٹ کے اختیارات حاصل ہوں گے۔]

ا۔ آرڈیننس ۲۰۰۲ء (نمبر ۵۵ مجریہ ۲۰۰۲ء) کی دفعات ۱۶ تا ۱۷ کی رو سے شامل اور تبدیل کیا گیا۔

[1][**۲۱۔ مسلم عائلی قوانین آرڈیننس، ۱۹۶۱ء کے احکامات متاثر نہیں ہوں گے:۔** اس ایکٹ میں درج کسی بھی چیز کے متعلق یہ متصور نہ ہوگا کہ یہ مسلم عائلی قوانین کے آرڈیننس، ۱۹۶۱ کی کسی بھی حکم یا اس کے تحت بنائے گئے قواعد کو متاثر کرے گی۔]

[2][**۲۱ الف۔ دوران مقدمہ عبوری حکم:۔** عائلی عدالت کسی مقدمہ میں کوئی متنازعہ جائیداد اور کسی فریق مقدمہ کی کوئی دیگر جائیداد، جسے یہ ڈگری کی تکمیل کے لیے ضروری سمجھے، کے تحفظ اور حفاظت کے لیے عبوری حکم جاری کر سکے گی جب حکم جاری کیا جائے۔]

۲۲۔ عائلی عدالت کے حکم امتناعی جاری کرنے کی ممانعت:۔ عائلی عدالت کو کسی چیئرمین یا ثالثی کونسل کے روبرو زیر سماعت کسی کارروائی کا حکم امتناعی جاری کرنے یا اسے روکنے کا اختیار نہ ہوگا۔

۲۳۔ مسلم عائلی قوانین آرڈیننس، ۱۹۶۱ء کے تحت رجسٹر ہونے والی شادیوں کے قانونی ہونے پر عائلی عدالتوں کا معترض نہ ہونا:۔ عائلی عدالت کسی بھی ایسی شادی کے قانونی ہونے پر سوال نہیں اٹھائے گی جو مسلم عائلی قوانین کے آرڈیننس، ۱۹۶۱ء کے تحت رجسٹر کی گئی ہو اور نہ ہی ایسی عدالت کے رُوبرُو اس سے متعلق کوئی شہادت قابل سماعت ہوگی۔

۲۴۔ عائلی عدالتوں کا یونین کونسلوں کو مسلمانوں کے عائلی قوانین کے آرڈیننس، ۱۹۶۱ء کے تحت رجسٹر نہ ہونے والے کیسز کی اطلاع کرنا:۔ اگر عائلی عدالت کے روبرو کسی کارروائی میں عدالت کے نوٹس میں یہ بات لائی جائے کہ مسلم قانون کے تحت کی جانے والی شادی کی رسم مسلم عائلی قوانین کے آرڈیننس، ۱۹۶۱ء کے نافذ ہونے کے بعد ہوئی اور اسے مذکورہ آرڈیننس کے احکامات اور اس کے تحت مرتب کردہ قواعد کے مطابق رجسٹر نہیں کیا گیا تو عدالت تحریری طور پر اس علاقے کی یونین کونسل کو اس حقیقت سے آگاہ کرے گی جہاں اس شادی کی رسم ادا کی گئی تھی۔

۱۔ مغربی پاکستان عائلی عدالتوں (پنجاب ترمیمی) آرڈیننس، ۱۹۷۱ء (نمبر ۲۴ مجریہ ۱۹۷۱ء) کی رو سے تبدیل کیا گیا۔

۲۔ آرڈیننس، ۲۰۰۲ء (نمبر ۵۵ مجریہ ۲۰۰۲ء) کی سیکشن ۱۷ کی رو سے شامل کیا گیا۔

۲۵۔ سرپرستوں اور نابالغان کے ایکٹ، ۱۸۹۰ء کے مقاصد کے لیے عائلی عدالت کا ڈسٹرکٹ کورٹ متصور ہونا:۔

عائلی عدالت کو سرپرستوں اور نابالغوں کے ایکٹ ۱۸۹۰ء کے مقاصد کے لیے ڈسٹرکٹ کورٹ تصور کیا جائے گا اور باوجود اس کے کہ ایکٹ ہذا میں کچھ بھی درج ہو، مذکورہ ایکٹ میں مصرحہ کردہ معاملات کو نمٹانے کے لیے اس ایکٹ میں مجوزہ طریق کار اختیار کیا جائے گا۔

[1][۲۵ الف۔ **مقدمات کی منتقلی:۔** (۱) باوجود اس کے کہ کسی قانون میں کچھ بھی مذکور ہو، کسی فریق کی درخواست پر یا ازخود ہائی کورٹ تحریری حکم کے ذریعے حسب ذیل طریقہ کار میں مقدمات کی منتقلی کر سکے گی۔

(الف) اس ایکٹ کے تحت کسی بھی مقدمہ یا کارروائی کو ایک ہی ضلع میں ایک عائلی عدالت سے دوسری عائلی عدالت میں یا ایک ضلع کی عائلی عدالت سے دوسرے ضلع کی عائلی عدالت میں منتقل کر سکے گی؛اور

(ب) اس ایکٹ کے تحت کسی اپیل یا کارروائی کو ایک ضلع کی ضلعی عدالت سے دوسرے ضلع کی ضلعی عدالت میں منتقل کرسکتی ہے۔

(۲) ضلعی عدالت کسی فریق کی درخواست یا ازخود تحریری حکم کے ذریعے، اس ایکٹ کے تحت مقدمہ یا کارروائی کو کسی ضلع کی ایک عائلی عدالت سے کسی دوسری عائلی عدالت میں یا اپنے پاس منتقل کر سکے گی اور ایک عائلی عدالت کی حیثیت سے اس مقدمے کا فیصلہ ازخود کر سکے گی۔

[2][(۲ الف) جہاں کوئی عائلی عدالت تعطیلات کے سوا، تیس دن سے زائد کے لیے غیر فعال (خالی) ہو یا اس کا صدارتی افسر چھٹی پر ہو یا کسی وجہ سے غیر حاضر ہو، تو ضلعی عدالت کسی فریق کی درخواست یا ازخود تحریری حکم کے ذریعے کسی مقدمے یا کارروائی کو ضلع کی ایسی عائلی عدالت سے کسی دوسری عائلی عدالت یا اپنے پاس منتقل کر سکے گی اور بذات خود عائلی عدالت کی حیثیت سے اس کا فیصلہ کر سکی گے۔

۱۔ پی پی آرڈیننس، ۱۹۷۱ء (نمبر ۲۴ مجریہ ۱۹۷۱ء) کی رو سے اضافہ کیا گیا۔

۲۔ بذریعہ عائلی عدالتوں (ترمیم) کا آرڈیننس، ۲۰۰۲ء (نمبر ۵۵ مجریہ ۲۰۰۲ء) کی سیکشن ۱۸ کی رو سے شامل کیا گیا۔

(۲ ب) سپریم کورٹ، کسی فریق کی درخواست پر اور فریقین کو نوٹس بھیجنے کے بعد اور ان میں سے جسے سماعت کرنا چاہے اس کی سماعت کے بعد، یا کوئی نوٹس دیئے بغیر از خود، اس ایکٹ کے تحت کسی ایک صوبہ کی عدالت کے روبروز یر سماعت کسی مقدمے، اپیل یا کارروائی کو کسی دوسرے صوبہ کی ایسی عدالت میں منتقل کر سکتی ہے جو اس کا فیصلہ کرنے کے اہل ہو۔]

(۳) اس ایکٹ میں شامل کسی بھی امر کے باوجود، سابقہ ذیلی سیکشنز کے تحت کسی بھی عدالت کو منتقل کردہ مقدمہ، اپیل یا کارروائی کا اسی طریق کار کے مطابق فیصلہ کرنے کا اختیار سماعت ہوگا جیسے یہ مقدمہ اس عدالت کے روبرو دائر یا درج کیا گیا ہو:

مگر شرط یہ ہے کہ کسی مقدمے کی منتقلی پر نئے جج کے سامنے کارروائیوں کا از سر نو آغاز کرنا تب تک ضروری نہ ہوگا تاوقتیکہ جج وجوہات کو تحریری طور پر ریکارڈ کرتے ہوئے خود ایسا کرنے کی ہدایت صادر نہ کر دے۔

۲۵بی۔ ہائی کورٹ اور ڈسٹرکٹ کورٹ کی جانب سے کارروائیوں کا التواء:۔ اس ایکٹ کے تحت کسی بھی مقدمہ، اپیل یا کارروائی کا التواء کیا جا سکے گا۔

(الف) ڈسٹرکٹ کورٹ کے ذریعے، اگر مقدمہ یا کارروائی اس کے دائرہ اختیار میں عائلی عدالت کے روبروز یر سماعت ہو؛ اور

(ب) کسی بھی مقدمہ، اپیل یا کارروائی کی صورت میں، ہائی کورٹ کے ذریعے [۱][:]

[۱][مگر شرط یہ ہے کہ التواء کی درخواست کا حتمی فیصلہ ڈسٹرکٹ کورٹ یا ہائی کورٹ، جو بھی صورت ہو، کی جانب سے تیس دن کے اندر کیا جائے گا، جس میں ناکامی کی صورت میں عبوری حکم التواء غیر موثر ہو جائے گا۔]

۱۔ آرڈیننس ۲۰۰۲ء (نمبر ۵۵ مجریہ ۲۰۰۲ء) کی سیکشن ۱۹ کی رو سے تبدیل اور اضافہ کیا گیا۔

۲۶۔ قواعد وضع کرنے کا اختیار:۔ (ا) حکومت اس ایکٹ کے احکامات کو موثر بنانے کے لئے سرکاری گزٹ میں نوٹیفکیشن کے ذریعے قواعد وضع کر سکے گی۔

(۲) ذیلی سیکشن (ا) میں شامل احکامات کی عمومیت کو متاثر کیے بغیر، اس طرح وضع کردہ قواعد، جو اس ایکٹ کی دفعات سے متصادم نہ ہوں، دیگر معاملات کے ساتھ ساتھ ضابطہ فراہم کر سکیں گے، جن کی عائلی عدالتوں کی جانب سے پیروی کی جائے گی۔